نقطۂ نظر

خورشید احمد ندیم

مفتی تقی عثمانی صاحب کی ''آسان تفسیر قرآن''

[''نقطۂ نظر'' کا یہ کالم مختلف اصحاب فکر کی نگارشات کے لیے مختص ہے۔ اس میں شائع ہونے والے مضامین سے ادارے کا متفق ہونا ضروری نہیں ہے۔]

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

رمضان المبارک کے بابرکت شب و روز میں، مفتی محمد تقی عثمانی صاحب کی ''آسان تفسیر قرآن'' زیر مطالعہ ہے۔ مجھے خیال ہوا کہ قرآن مجید کے اپنے جیسے طالب علموں کو اس جانب متوجہ کروں۔

ہر علم کی طرح علم تفسیر میں بھی کئی مکاتب فکر ہیں۔ سب سے مقبول 'تفسیر ماثور' ہے۔ یہ روایات اور قدیم تفسیری اقوال کی روشنی میں قرآن مجید کی تفہیم ہے۔ اس کے حق میں دلیل یہ ہے کہ جو لوگ عہد رسالت سے قریب تر تھے، ان کا فہم قرآن زیادہ قابل بھروسا ہے، اس لیے محفوظ راستہ یہی ہے کہ اس سے انحراف نہ کیا جائے، الّا یہ کہ کوئی نیا مسئلہ اسے ناگزیر بنادے، اسی لیے اسے 'تفسیر بالروایہ' بھی کہتے ہیں۔ ہمارے ہاں اکثر تفاسیر اسی مکتب فکر سے تعلق رکھتی ہیں۔ ''تفسیر ابن کثیر'' اس کی نمایندہ ہے۔

اردو زبان میں زیادہ تر تفاسیر ''تفسیر ابن کثیر'' ہی کو سامنے رکھ کر لکھی گئیں، جس میں ایسے آثار پائے جاتے ہیں جنھیں نسبتاً مستند سمجھا گیا ہے۔ اردو زبان میں مفتی محمد شفیع مرحوم کی تفسیر ''معارف القرآن'' کی وہی حیثیت ہے جو مجموعی تفسیری ادب میں ''تفسیر ابن کثیر'' کو حاصل ہے۔ ''آسان تفسیر قرآن'' کو ''معارف القرآن'' کا اگلا ایڈیشن یا اس کی توسیع سمجھنا چاہیے۔ ''معارف القرآن'' اضافوں کے ساتھ مولانا اشرف علی تھانوی کی ''بیان القرآن'' کی تسہیل ہے جسے 'خلاصۂ تفسیر' کے عنوان سے بیان کیا گیا ہے۔

مفتی تقی عثمانی صاحب نے کوشش کی ہے کہ جدید اردو نثر سے مانوس لوگوں کے لیے اس تفسیری روایت تک رسائی کو سہل بنادیا جائے۔ تاہم یہ محض تسہیل نہیں، اس میں اضافہ بھی ہے۔

یہ دراصل مفتی صاحب کے دروس کی تحریری صورت ہے۔ مولانا راشد حسین صاحب نے تقریر کو تحریر کی صورت دی۔ دروس میں جہاں کہیں کسی آیت، حدیث یا تفسیر وغیرہ کا ذکر آیا ہے تو اس کا حوالہ تلاش کر کے اسے درج کر دیا ہے، جسے تخریج کہتے ہیں۔ پھر مفتی صاحب نے اسے ایک سے زیادہ بار دیکھا اور اب یہ اس شکل میں ہمارے سامنے ہے کہ خود مفتی صاحب کے الفاظ میں ''گویا یہ خود میری لکھی ہوئی ہے'' (پیش لفظ)۔ ''معارف القرآن'' سے اس تفسیر کی ایک اور دل چسپ مماثلت یہ ہے کہ مفتی شفیع صاحب نے بھی پہلے ریڈیو کے لیے تفسیر قرآن کا آغاز کیا تھا جو سورۂ ابراہیم ہی تک جاری رہ سکا۔ اس سے متاثر کچھ لوگوں کے اصرار پر اس تفسیر کا خاکہ ابھرا، اگرچہ ''بیان القرآن'' کی تسہیل پہلے ہی ان کے علمی منصوبوں میں شامل تھی۔

''آسان تفسیر قرآن'' کے آغاز میں اہم تفسیری معلومات کو یک جا کر دیا گیا جو مطالعۂ قرآن سے پہلے قاری کے علم میں ہوں تو قرآن فہمی کا سفر آسان تر ہو جاتا ہے۔ جیسے وحی بہ حیثیت ذریعۂ علم، وحی کی اقسام، تاریخ نزول قرآن، تفسیر قرآن کے مآخذ۔ اس وقت تک اس کی دو جلدیں ہی شائع ہو پائی ہیں جو سورۂ فاتحہ اور سورۂ بقرہ کی تفسیر پر مشتمل ہیں، تاہم اس کی تدوین کا سلسلہ جاری ہے۔

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org

مفتی تقی عثمانی صاحب زبان کا اچھا ذوق رکھتے ہیں۔ صاحب دیوان شاعر بھی ہیں۔ یہ ذوق ان کے خاندان کا امتیاز ہے۔ یہی سبب ہے کہ اس تفسیر کی زبان آج کی اردو ہے، جس نے اسے جدید پڑھے لکھے قاری کے لیے قدیم تفاسیر کے برعکس مانوس بنادیا ہے۔ مطالعے کے دوران میں اس کا بھی اندازہ ہوتا ہے۔ لکھتے وقت مفتی صاحب کے پیش نظر جدید پڑھا لکھا قاری ہے، جسے قرآن مجید کے مضامین سے متعارف کرانا مقصود ہے۔ یہ قدیم بات کا جدید اسلوب میں بیان ہے۔ اس بات کو میں ایک مثال سے واضح کرتا ہوں۔

قرآن مجید میں قصۂ آدم و ابلیس بیان ہوا ہے۔ الہامی لٹریچر میں اس قصے کی خاص اہمیت ہے۔ یہ بائیبل میں بھی درج ہے۔ اس باب میں اہم ترین سوال یہ ہے کہ 'خلافت' اور 'خلیفہ' سے کیا مراد ہے؟ مفتی صاحب ایک طرف اس کو عمومی مفہوم میں لیتے ہیں اور دوسری طرف خصوصی مفہوم میں۔ وہ لکھتے ہیں کہ:

> ''اِنِّیۡ جَاعِلٌ فِی الۡاَرۡضِ خَلِیۡفَۃً'' کا مطلب یہ ہے کہ میں زمین میں ایک ایسی نئی مخلوق پیدا کرنے والا ہوں جو زمین میں میرے نائب کے طور پر میرے دیے ہوئے احکام کو نافذ کرے۔ اس کے مطابق دنیا کا

نظام قائم کرے اور اس کے مطابق اپنی زندگی گزارے۔‘‘(۲۴۰)

خاص مفہوم میں وہ اس خلافت کو انبیا تک محدود کرتے ہیں:

’’اللہ تعالیٰ کی خلافت حضرت آدم سے شروع ہوئی اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک ہزاروں، بلکہ لاکھوں انبیا اللہ تعالیٰ کے خلیفہ بن کر تشریف لائے، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کی خلافت کا یہ سلسلہ حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم ہوا۔ آپ آخری نبی بھی تھے اور آخری خلیفہ بھی۔‘‘

مفتی محمد شفیع مرحوم کا موقف بھی یہی ہے۔ قرآن مجید کے ایک طالب علم کے طور پر جب میں نے اس عام اور خاص مفہوم میں تطبیق پیدا کرنا چاہی تو مجھے مشکل پیش آئی۔

اگر نبی صلی اللہ علیہ وسلم آخری خلیفہ ہیں تو بنی آدم کی خلافت کا مفہوم کیا ہو گا؟ کیا آج کا انسان اللہ کا خلیفہ نہیں ہے؟ پھر یہ کہ قرآن مجید میں کہیں اللہ نے کسی پیغمبر کو اپنا خلیفہ نہیں کہا۔ پیغمبروں کو نذیر، بشیر، داعی الی اللہ، سراج منیر جیسے القابات کے ساتھ متعارف کرایا گیا، لیکن کہیں یہ نہیں فرمایا کہ پیغمبر خلیفہ بھی ہوتا ہے۔ پھر اس الٰہی فیصلے پر فرشتوں نے جو استفسار کیا، اس استدلال سے اس کا جواب بھی نہیں ملتا۔ پیغمبر کسی طرح اس کا مصداق نہیں سمجھے جا سکتے۔ کیا ہی اچھا ہو کہ اگلے ایڈیشن میں خلافت سے متعلق اس نوعیت کے سوالات کو سامنے رکھتے ہوئے اس میں ضروری اضافہ کر دیا جائے۔ بعض دوسرے مفسرین کے نزدیک ’خلیفہ‘ سے مراد ایک ’صاحب اختیار مخلوق‘ ہے۔ اسے درست مان لیا جائے تو فرشتوں کے استفسار کے حوالے سے کوئی اشکال باقی نہیں رہتا۔

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

مفتی صاحب بیان کرتے ہیں کہ شیطان کے انکار کی وجہ تکبر ہے، لیکن وہ اس کی عقلی توجیہ بھی کرتا ہے کہ میں انسان سے برتر ہوں۔ یہاں سے مفتی صاحب یہ نکتہ پیدا کرتے ہیں کہ:

’’حکم خداوندی کے سامنے عقلی گھوڑے دوڑانا کافرانہ روش ہے۔‘‘(۲۵۴)

قصۂ آدم و ابلیس کی زمین پر سکونت کے حوالے سے وہ قدیم مفسرین کی یہ راے بھی نقل کرتے ہیں کہ ’’اس میں اس طرف اشارہ کرنا مقصود ہے کہ میاں بیوی، دونوں ایک جگہ رہ کر زندگی گزاریں اور حتی الامکان کوشش کریں کہ وہ ایک ساتھ سکونت اختیار کریں‘‘۔ اور ان آیات سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ ’’کھانے میں میاں بیوی ایک دوسرے کے تابع نہیں ہیں‘‘۔

محترم مفتی صاحب نے تمہیدی مباحث میں پیغمبروں کی طرف آنے والی وحی کی اقسام کا ذکر کیا ہے، لیکن

اس میں خواب کو شامل نہیں کیا۔ اسی طرح سورۂ بقرہ کے تعارف میں لکھا کہ صحابہ نے جب قرآن مجید کی سورتوں کو جمع کیا تو البقرہ کو الفاتحہ کے بعد رکھا۔ اس سے یہ تاثر ملتا ہے کہ سورتوں کی ترتیب صحابہ کا اجتہادی فیصلہ تھا، درآں حالیکہ قرآن مجید کی آیات اور سورتوں کی ترتیب توقیفی ہے، یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف سے طے کردہ ہے۔ اگلے ایڈیشن میں جملوں کی تدوین نو سے ان اشکالات کو دور کیا جا سکتا ہے۔

ان امور کی نشان دہی سے مقصود خدانخواستہ کوئی تنقید نہیں، بلکہ ایک طالب علمانہ تاثر کا اظہار ہے۔ یہ اس امید کے ساتھ کہ اگلے ایڈیشن میں مجھ جیسے کم فہم قاری کی ضروریات بھی حضرت مفتی صاحب کے پیش نظر رہیں۔ علوم القرآن، مقدمۂ معارف القرآن اور قرآن مجید کے انگریزی ترجمے کے بعد، یہ حضرت مفتی صاحب کی بڑی خدمت قرآن ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے مصنف اور قارئین کے لیے باعث خیر بنائے۔

(بشکریہ: روزنامہ دنیا، لاہور، ۷/ اپریل ۲۰۲۲ء)

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com